پچھلے سال کی قربانی میں جانور خرید کر زندہ صدقہ کرے یا پھر ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کرے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12197

تاریخ اجراء: 24شوال المکرم1443ھ/26مئی2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ صاحبِ نصاب اور مقیم شخص نے قربانی نہیں کی جبکہ اس نے قربانی کے لیے کوئی جانور بھی نہیں خریدا تھا۔اب ایام قربانی گزر جانے کے بعد اس کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا وہ صاحبِ نصاب جانور خرید کر صدقہ کر دے یا اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کو صدقہ کر دے؟ کس طرح سے وہ بری الذمہ ہو گا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

سائل: توصیف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس صاحبِ نصاب شخص پر اوسطاً ایسی بکری کہ جس میں قربانی کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں اسے زندہ صدقہ کرنا یا پھر اس کی قیمت صدقہ کرنا، واجب ہے۔ نیز بلا وجہ شرعی قربانی نہ کرنے کے گناہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

البتہ قربانی کی قضا میں اب جانور کو ذبح نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ”انها لا تقضى بالاراقة لأن الاراقة لا تعقل قربة وانما جعلت قربة بالشرع في وقت مخصوص فاقتصر كونها قربة على الوقت المخصوص فلا تقضى بعد خروج الوقت“ ترجمہ: قربانی کی قضا خون بہانے (یعنی جانور ذبح کرنے) سے نہیں ہو سکتی، کیونکہ خون بہانا عقلاً قربت نہیں ہے، اسے شرع کی وجہ سے ایک وقت مخصوص میں قربت قرار دیا گیا ہے، تو اس کا قربت ہونا وقت مخصوص تک ہی محدود ہو گا، وقت کے ختم ہونے کے بعد اس طرح قضا نہیں ہو سکتی۔ (بدائع الصنائع، کتاب التضحیۃ، ج06، ص280، ادارۃ القرآن)

قربانی کی قضامیں جانور یااس کی قیمت صدقہ کرے۔ جیساکہ تنویر الابصار مع الدر مختار میں ہے: ”(ولو ترکت التضحیة ومضت أیامها تصدق بقیمتها غني شراها أولا)۔۔۔فالمراد بالقیمة قیمة شاة تجزي فیها“ یعنی اگر صاحبِ نصاب نے قربانی نہ کی یہاں تک کہ ایامِ قربانی گزر گئے تو اب اس پر اس جانور کی قیمت صدقہ کرنالازم ہے خواہ اس نے جانور خریدا ہو یا نہ خریدا ہو۔۔۔قیمت سے مراد ایسی بکری کی قیمت ہے کہ جو قربانی میں کافی ہو۔

مذکورہ بالاعبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”في البدائع أن الصحیح أن الشاة المشتراة للأضحیة إذا لم یضح بها حتی مضی الوقت یتصدق الموسر بعینها حیة کالفقیر بلا خلاف بین أصحابنا، فإن محمدا قال وهذا قول أبي حنیفة وأبي یوسف وقولنا اھ۔۔۔۔أن المراد إذا لم یشترها قیمة شاة تجزئ في الأضحیة کما في الخلاصة وغیرها. قال القهستاني، أو قیمة شاة وسط کما في الزاهدي والنظم وغیرهما“ ترجمہ: ”بدائع میں مذکور ہے کہ اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ جب غنی شخص نے قربانی کے لیے خریدی گئی بکری کو قربان نہ کیا یہاں تک کہ قربانی کا وقت گزر گیا تو اب اس غنی پر بعینہ وہی جانور زندہ صدقہ کرنالازم ہے جیساکہ فقیر پر زندہ جانور صدقہ کرناضروری ہوتا ہے اس میں ہمارے فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں، امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ امام اعظم اور امام ابو یوسف علیہما الرحمہ اور ہمارا مؤقف ہے۔۔۔قیمت صدقہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب غنی شخص نے قربانی کا جانور نہ خریدا ہو تو اب وہ ایسی بکری کی قیمت صدقہ کرے کہ جس میں قربانی کی تمام تر شرائط پائی جاتی ہوں جیساکہ خلاصہ وغیرہ میں مذکور ہے، علامہ قہستانی نے اسے نقل کیا، یا پھر اوسطاً بکری کی قیمت مراد ہے جیساکہ زاہدی اور نظم وغیرہ میں مذکور ہے۔“ (درِمختار مع ردالمحتار، کتاب الاضحیة، ج 09، ص 533-531، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً وملخصاً)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”چوں وقت گزشتہ است واجب است کہ ہر ایک ازیں سہ کساں قیمت گوسپندے کہ در اضحیہ کافی شود، بر فقرا صدقہ کند (جب وقت گزر گیا تو ان کو چاہئے کہ وہ بکرے کی قیمت فقراء پر صدقہ کریں) فی الدار لمختار "ترکت التضحیة ومضت ایامها تصدق غنی بقیمة شاة تجزئ فیها"۔“ (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 361، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”**غنی نے قربانی کے لیے جانور** خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کر دے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور **خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔ قربانی کے دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی اور**

جانور یا اس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقر عید آگئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کرلے، یہ نہیں ہوسکتا بلکہ **اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے**۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 339-338، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی فقیہِ ملت میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں مذکور ہے: "(صورتِ مسئولہ میں) قربانی نہ ہونے کی صورت میں اگر سب پر قربانی واجب تھی تو ہر شخص پر ایک ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔" (فتاوی فقیہ ملت، ج 02، ص 248، شبیر برادرز لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftAhlesunnat

Dar-ul-Ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net